مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ

کی

تعزیتی قرارداد

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق وفاق المدارس العربیہ کے سرپرستِ اعلیٰ تھے، ان کی توجہ، دعاؤں اور مفید مشوروں اور سرپرستی سے وفاق نے اپنے اہم مقاصد اور اھداف میں خوب ترقی کی ہے

شیخ الحدیث مولانا فیض احمد، ملتان

٢٦ جمادی الاولیٰ ١٤٠٩ھ کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس قاسم العلوم ملتان میں منعقد ہوا جس میں وفاق کی مجلس عاملہ کے ارکان کے علاوہ چاروں صوبوں سے دینی مدارس کے مہتممین، نمائندوں، اکابر علماء اور مشائخ نے بھرپور شرکت کی۔ کارروائی کے آغاز میں شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد صاحب ملتان نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے لیے تعزیتی قرارداد پیش کی جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ ذیل میں اس قرارداد کے متن کے علاوہ المرکز الاسلامی احمد آباد ھند کے امیر سید امیر الحسینی الندوی کا تعزیتی مکتوب بھی نذر قارئین ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کا یہ عظیم اجلاس استاذ العلماء محدث کبیر عارف باللہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ سرپرست وفاق المدارس کے سانحۂ ارتحال پر حد درجہ رنج والم کے اظہار کے ساتھ ساتھ مرحوم کے دینی و علمی خدمات اور قومی و ملی اور سیاسی کارناموں پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ مرحوم وفاق المدارس پاکستان کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ ان کی توجہ، مفید مشوروں اور دعاؤں سے الحمد للہ کہ وفاق نے اپنے اہم مقاصد اور اہداف میں خوب ترقی کی ہے۔ اس لحاظ سے وفاق تا قیامت مرحوم کا ممنون اور شکرگزار رہے گا۔ مرکز علم دارالعلوم حقانیہ عظیم قومی و ملی اور ملکی و سیاسی خدمات، پارلیمنٹ میں مجاہدانہ کردار وفاق المدارس کی تنظیم کارکردگی، وفاق کی سطح پر علماء کے اتحاد اور امت کا یہ مرکزی ادارہ بھی مرحوم کے لیے عظیم صدقہ جاریہ ہے۔ موجودہ دور میں امت مسلمہ کو درپیش اہم مسئلہ افغانستان کی آزادی اور وہاں پر اسلامی حکومت کا قیام ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس معرکۂ کارزار میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور قدیم طلبہ کی ایک بہت بڑی تعداد میں افرادی قوت مہیا فرمائی ہے جو اب میدانِ کارزار میں قائدانہ اور محاذِ جنگ پر زبردست جرأتمندانہ کردار کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

آج کا یہ اجلاس مرحوم کے تلامذہ، محبین و مخلصین، اہل علم حضرات بالخصوص مرحوم کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور جملہ اہلِ خاندان سے تعزیت کرتا ہے اور دعا ہے کہ باری تعالیٰ مرحوم کا قائم فرمودہ گلشن علوم نبوت دارالعلوم حقانیہ کو سدا بہار رکھے اور باری تعالیٰ ان کے برکات سے امت کو وفاق المدارس العربیہ اور بالخصوص مولانا سمیع الحق مدظلہ کو مالا مال فرمائے تاکہ احیاء دین، اشاعت علم اور غلبۂ اسلام

کا کام جاری رہے ہے۔

جمعہ کا دن تھا جامع مسجد میں نماز ادا کی۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ حضرت علیہ الرحمۃ اپنی علالت کی وجہ سے گھر کے متصل چھوٹی مسجد میں نماز ادا فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک طالب علم کی رہنمائی میں اسی مسجد میں حاضر ہوا۔ حضرت نماز سے فارغ ہو کر دو خادموں کے تعاون اور سہارے سے دولت کدے کی طرف چل دیے۔

راستہ روک کر سلام کر کے عرض کیا کہ حضرت آپ کی ملاقات کی خاطر ہندوستان سے حاضر ہوا ہوں۔

چند لمحہ کھڑے کھڑے گفتگو فرمائی۔ اندازِ گفتگو اور حالت سے محسوس ہو رہا تھا کہ حضرت غایت شفقت سے تکلف فرما رہے ہیں۔ لہٰذا معذرت کر کے رخصت طلب کی۔ فرمانے لگے کہ نہیں آج تو آپ میرے مہمان رہیں گے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے صاحبزادے اور پوتوں کو حکم دیا کہ ان کو بیٹھک میں لے جائیں اور مشروبات سے تواضع کریں۔ حسبِ حکم مہمان خانے میں حاضر ہوا۔ آپ کے بھائی اور بچے نیز مدرسہ کے چند طلبہ ہندوستان سے متعلق حالات معلوم کرتے رہے۔ یوں عصر تک قیام رہا اور میں شام کو راولپنڈی کے لیے روانہ ہو گیا۔ آپ کے اہلِ خاندان و متعلقین کی مہمان نوازی سے میں بے حد متاثر تھا اور اپنی قسمت پر شاداں و نازاں تھا کہ اللہ نے اپنی زندگی کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل فرمائی اور اس صدی کے ایک عظیم مجاہد اور امامِ وقت کی زیارت سے مشرف فرمایا۔

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ اس صدی کے ایک عظیم مجاہد تھے، جنہوں نے اس دور میں جہاد بالقلم والسیف دونوں کا عملی نمونہ پیش کر کے اپنی زندگی ہی میں وقت کی ایک سفاک و طاغوتی طاقت اور سپر پاور اشتراکی روس کو پسپائی اختیار کرنے پر مجبور کیا اور آپ کے تلامذۂ اجلہ نے جہادِ افغانستان میں مقدمۃ الجیش اور ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے۔

جہادِ افغانستان کی کامیابی و کامرانی اور فتح مندی کا سہرا بھی حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے سر ہے۔

افغانستان کی آزادی کے بعد جب کہ وہاں کے نظامِ حکومت اور امورِ مملکت سے متعلق حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے تلامذہ ان کی رہنمائی اور سرپرستی کے زیادہ محتاج تھے۔ ایسے وقت پر مجاہدینِ افغانستان ایک سرپرست کی سرپرستی و رہنمائی سے محروم ہو گئے ہیں جو یقیناً پوری ملتِ اسلامیہ کی محرومی اور ناقابلِ تلافی نقصان کے مترادف ہے۔

ہم کارکنان المرکز الاسلامی احمد آباد مرحوم کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

راقم الحروف کی طرف سے آپ جملہ اہلِ خانہ و متعلقین کو تعزیت اور قلبی ہمدردی پہنچا دیں اور اس عاصی پُر معاصی کے حق میں بھی دُعا فرمائیں۔

بقیہ: دار العلوم دیوبند کے مجلس شوریٰ کی تعزیتی قرارداد

بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کے جانشین و فرزند مولانا سمیع الحق صاحب کو آپ کا صحیح جانشین بنائے اور جو اہم کام آپ تشنہ چھوڑ گئے ہیں ان کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حادثہ پر ان کو اور دیگر اہلِ خاندان اور تلامذۂ معتقدین کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائے آمین۔

(مولانا) مرغوب الرحمٰن
مہتمم دار العلوم دیوبند

قطعہ تاریخ وفات و ملال

١٩٨٨ء

او میرِ لشکر بحر العلوم عبد الحق — فخرِ زمن شیریں بیاں کو مردم ساز

١٤٠٩ھ — ١٩٨٨ء

او پیکرِ جود و سخا شیخ الحدیثؒ — فقیہِ حق بیں استاذ العلماء بکارساز

١٩٨٨ء — ١٤٠٩ھ

(محمد عبد المعبود، راولپنڈی